پنجتن کا نام نکلے منہ سے اور جان کا

شکر کا خالق کے بندے نے ادا سجدا کیا   کیا حقیقت ہے مری جیتا قرار شبہ کیا

اوسکی قدرت ہے نرالی جو ہو وہ ہے بجا   خالق نے تیلے کو اپنی زبان سے گویا کیا

پانچ بار جسکے روئی پانچ دریا بہ گئے   میری آنکھوں نے رو ا پنجاب کا دعوی کیا

بیسویں کی چاند کا پیدا کیا اوسنے گیا -   جیتے جی آدمی رانگ وہ میرا گھر آ پایا -

آملا بجہر اسحق بانا تہا میں نے بیگمان -   سونچا نا جاگتے تو نیب کا ہی بوند آ گیا

منت رکہ او سنے مجہکو دم میں اسکے آگئی   میں عجب خیلا بنی کہتی ہوں دلمیں کیا کیا

او سپہ میں مرتی تہی مانگا اوسنے جو میں نے دیا
جان صاحب کبہی بیمار انہیں ہیسا کیا

کیا منہ ہے منہ چرائے کوئی ایسی زبان کا -   گس مرتبہ ہے تو علم ہے میری بیاں کا -

مردوں نے اپنے پیار کرتے رہے ہیں پہول   دیکہا نہ منہ زبان کی قینچی سے سان کا

جمشید کا پیالہ میری فکر سے ہوا -   مضمون آئینہ بنا سارے جہان کا

ہو ئند ہٹی نئی زینب ہٹ گئی چہاپیاں پر   نازکیوں سے بہر دیا کوزہ امکان کا

معنی کے بدلے رنگتی اب شعر میں جگت
اے جان پہنو انگر کہ ساقی کے تہان کا

جوہری ہوں بتا نہیں سکتا ہے مال کا -   گھر گھر کلام کردوں کی اچی کوتوال کا

زینب انینا کی طرح کیا یتی ہوں وہ غزل   فردوس سے ہو جواب نہ میرے سوال کا

سوتے ہیں آپ وہ جیں سے مخمل کی فرش پر   گہنا ہوا نصیب نہ جہلو پیال کا

ہوتا نہیں ہے ایسا ہو بیگموں کا طور   جو بانک دیدہ ہوتا ہے اگتر جینال کا

ہمپائی میری سر قسم آئیو ضرور -   کو نڈے اگر فکی جمعہ کو سید جلال کا

بدنے لگی میں گس کی پنچایت آب سے -   مالک ہے آپ وکیل ہے الفضال کا

مرزا جوان کو پیڑ کا اپنے دکہا نہ گیا -   پہا پاپا بناے شوق سے تو رکہدے رال کا

جیب چہپے ہابتو آئے بو اشہزادیجان سے   ہے لا کہہ بار آیا ہزار کا بال کا

دو دو تکے بار مرتی ہوں لیتی نہیں خبر   کیا ہو کتا تمہیں نہیں آتا ہے فال کا

سر ہو کر مرلیو کی بہاؤ ملی ند یان -   گرباں بنگا ہو گا اچی میرے لال کا

ایسا نکہتو بلا سے میری بندہا ہوا   او لنا بڑا ہے جہکڑ اگلے روئی دال کا

وحشی اگر ہوں جمع مری داستاں میں

جب شاد شاد آئے مری تم مکاں نہیں
اے جان جان اگر یہ بندگی کی جا نہیں
تاثیر اتنی ہے مرے نغمے بیاں میں
رنڈی رولا دے مرد دو ٹکوا لگے آن میں
مہتاب اور زہرہ ہیں وہ دونوں کٹنیاں
تھگلی لگائیں چھید کریں آسمان میں
آہوں سے مری گرنے نہیں پاتا آسمان
سو سو لگائیں تھیکیاں آکے ہیں مچان میں
ٹیکیاں
بچھڑی ہوں آہیں میں نہیں اس ہجو کی یاد میں
چیلوں پہ چلے باندر ہوں تمان میں
چوٹی کا لو جا اوڑھنی اوڑھائے جو یہ کمر
لوتا نہیں ہے اتنا بھی مجھ بہ دہان پا نہیں
اسطرح گلبدن سے ہنسنا آپ لیجئے
باروں نثار جنگلی جو تو مری را نہیں
دی ہمنے بیٹی اشرفی خانم فقیر کو
جوڑا ہے ہمنے ٹاٹ کا مسجد ہے تھا نہیں
مرزای جشن بات کروا دی جامہ زیب
ہنستی ہو بست خفی نہ ہر جائے اشا نہیں
بہار گیا ہے پانچہ ایس سے نہ آئیں وہ
سیڑہی لگائے کو دو ٹکی اوپر مکا نہیں
یکتا رہا ہے وہ شام سے مہتاب صبح تک
آتی نہیں ہے نیند تمہارے مکا نہیں

جیسا تمہارا نام ہوا ہے نہ ہووے گا
اے جان کوئی لاکھہ کہے اس زبا نہیں

الٰہی جو ہوئے بدنام میرا نام گریں
اونہیں کی نہی شری کو مری غلام کریں
اکیلے جاؤ جو مسجد میں طاق بھرنے کو
دوگانا جان تمہیں جب سے سلام کریں
ختم ہے جی پری دوبول گر کہلا نارہ
ذلیل ہونگی زنانہ نہ ایسا کام کریں
رہا نہ جائیگا اوس سے ہو جوان جہاں
کسی بیٹی کی نسبت کا اب پیام کریں
کریں جو اوجڑے محلہ میں گانے بیدی کی
الہی تو پند و ہووے اب یہ رام رام کریں
نئے ہیں تہای کے بگلے وہ ڈولتے پڑے ہیں
کسی نے گھر میں تو جی تیکیما مقام کریں

بلا صبح کو تو چلہ جالطف کو
وہ آج بھی نہ ہیں کل کی طرح شام کریں

وہ جسکو ڈولہ آپ اپنی نوبہار لیتے ہیں
اوسی نگوڑی کی خاطر یہ جار لیتے ہیں
خدا نے ہاتھ دیئے ہیں بدن لگا نیکو
حرامی بیسے کی ہر ستجار لیتے ہیں
وہ موہی رہی وہی اوکیلے دونوں ہاتو تلو
تمو ہی جان کے وہ مجکو مار لیتے ہیں
ذرا محل میں تو آئیں نیا ڈولی خبگا
ارے غریب کی عزت اوتار لیتے ہیں

زہرہ جبیں تو ہے یہ مشتری زمانا
ہر خال عنبریں ہے تارا حسین باندی

دندان لطف گوہر لب لعل بے بہا ہیں
درج گہر دہن ہے گویا حسین باندی

نقشے ہرن کریں ہیں ہم ہے یہ خیال دل میں
آہوئے چشم کو ہے دعوا حسین باندی

عالم کو ہے دکھایا انکھوں کی پتلیوں نے
اک طرفہ تر تماشا کیا کیا حسین باندی

گردن تو ہے صراحی انکھیں ہیں جام صہبا
ہے اوسمیں خط ساغر سرما حسین باندی

ہے یہ صدا بلبل صد رشک برگ گل ہے
کانوں کا تیرا اک اک پتا حسین باندی

عالم نے دانت کہتے کرتے ہیں نار پستان
باغیچہ حسن کا ہے سینا حسین باندی

بازو ہیں تیری دونوں لب موج آب کوثر
مضمون یہ بات کا ہے پایا حسین باندی

شفاف ایسا پایا پائی نگاہ پھسلی
عالم عجب شکم کا دیکھا حسین باندی

یوں ناف ہے جو میلی پائی سے نکلی ناگن
ہے کام اسکا ڈسنا دل کا حسین باندی

ہستی میں بھی بنائے عاشق عدم سے آئے
اچھا دیا کمر نے دھوکا حسین باندی

بیمثل دو لوگوے اوس حسن کی سرین ہیں
دو کوہ نور دیکھے آیا حسین باندی

بلور کے ستون ہیں زانوں سے ساق پا تک
تصویر نقش پا کا نقشا حسین باندی

ہاتھوں نے اپنے تجکو بس صانع ازل نے
سانچے میں نور کے ہے ڈھالا حسین باندی

شمشاد قد وہ تو ہے اور نونہال خوبی
ہر اک ہے مثل قمری شیدا حسین باندی

لوٹی ہے قد پہ تیرے سو بار ہوں تصدق
سرو روان صنوبر طوبی حسین باندی

جو ہے ہلال گردن اے آسمان شوکت
ترشا ہوا ہے ناخن تیرا حسین باندی

بیمثل تو زلیخا ثانی تیرا یوسف
حسن و جمال میں تو یکتا حسین باندی

وہ بھی رہیں سلامت خلق سبب تیرا
ہے اوج و شان و شوکت رتبا حسین باندی

رتبہ ہو پر زور اعلی ہر دم ہو بول بالا
بولے ہمیشہ طوطی اونکا حسین باندی

شاعری بھی زبان ہے تیری صفت میں قاصر
کیا شان میں ہو تیرے انشا حسین باندی

دے نذر یہ سراپا کہ جلکے جان صاحب
قائم رہے یہ تیرا جلوا حسین باندی

تمت